آیت نمبر 44

﴿قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ وَمَا نَحْنُ بِتَأْوِيلِ الْأَحْلَامِ بِعَالِمِينَ﴾

انہوں نے کہا یہ خیالی خواب ہیں اور ہم ایسے خوابوں کی تعبیر نہیں جانتے

They said, "[It is but] a mixture of false dreams, and we are not learned in the interpretation of dreams.".

مفردات کی تشریح

Explanation of Words

ضغث الشيء ضغثا: باب فتح سے ہے، کسی چیز کو جمع کیا، اسی سے الضغث ہے۔ مٹھی بھر خشک اور سبز ملی جلی گھاس۔اور قرآن مجید میں ہے:

{وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِهِ وَلَا تَحْنَثْ إِنَّا وَجَدْنَاهُ صَابِرًا نِعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ} [ص: 44]

اور اپنے ہاتھ میں جھاڑو کا مٹھا لے کر مارے اور قسم نہ توڑ بے شک ہم نے ایوب کو صابر پایا وہ بڑے اچھے بندے اللہ کی طرف رجوع کرنے والے تھے

"And take in thy hand a little grass, and strike therewith: and break not (thy oath)." Truly We found him full of patience and constancy. How excellent in Our service! ever did he turn (to Us)!

جمع: أَضْغَاثُ، اور أَضْغَاثُ أَحْلَام: آپس میں ملے جلے سے (پراگندہ) خواب۔

الحلم و الحلم: خواب جو سویا ہوا آدمی دیکھتا ہے، جمع: أحلام. حلم يحلم حلما و حلما: نیند میں خواب دیکھا۔

آپ کہتے ہیں: حلمت بكذا، و حلمته. (میں نے یہ خواب دیکھا) شاعر نے کہا:

© copy rights reserved

فَحَلْمتُها وبَنو رُفَيْدة دُونَها ... لا يَعدَنَّ خيالُها الْمَحْلُومُ

(میں نے اسے خواب میں دیکھا جب کہ بنو رفیدہ اس کے پاس تھے (دونہا سے مراد یہ ہے کہ وہ میرے اور اس کے درمیان تھے، اگر میں اس تک پہنچنے کی کوشش کرتا تو اس سے پہلے بنو رفیدہ تھے)۔اس کا خواب میں آنے والا خیال تو دور نہیں ہو سکتا)

علم الشيء: جان لیا۔اور کبھی اس میں شعر کا معنی بھی ہوتا ہے۔تب یہ باء کے ساتھ متعدی ہوتا ہے۔کہا جاتا ہے:

فلان عالم بكذا (فلاں اس بات کو جانتا ہے)اور فلان أعلم الناس بهذا الأمر. (فلاں اس بات کو لوگوں میں سب سے زیادہ جانتا ہے)

نحوی وضاحت
Grammatical Explanations

قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ: یہاں أَضْغَاثُ مبتدا محذوف کی خبر ہے۔اور تقدیر:

هذه أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ- اور جملہ هذه أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ محل نصب میں قَالُوا کا مفعول ہے۔

☆☆☆☆☆

© copy rights reserved